© rasailojaraid.com

امانتیں اور ذمہ داریاں اہلیت والوں کے سپرد کرو

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کے ذمہ دار امیر کی طرف سے اعلان کیا جاتا تھا کہ مدینہ سے کہیں دور فرات کے کنارے بکری کی بھوک کا بھی میں ذمہ دار ہوں......اور آج پاکستان کے ذمہ دار وزیر داخلہ کی طرف سے اعلان بذریعہ میسج موصول ہوا کہ (۲۹ر جنوری ۲۰۱۳ء) ''فروری ۲۰۱۳ء میں کراچی میں گھمسان کی جنگ کا خطرہ ہے۔ بڑے پیمانے پر قتل و غارت گری ہوسکتی ہے۔'' ایسے لگتا ہے جیسے محترم وزیر داخلہ وزیر اطلاعات ہوں اور اہلِ وطن کی سلامتی کے ساتھ اُن کا کوئی تعلق نہ ہو۔ ان کی اطلاعات کا ذریعہ کیا ہے۔ کیا یہ خبریں براہِ راست امریکہ یا جو دوسرے محسن ملکوں سے آ رہی ہیں۔ کیا انہوں نے محترم وزیر کو سلامتی اور تحفظ کے اقدامات سے منع کر دیا ہے یا کیا خود محترم وزیر گھمسان کی جنگ کی دھمکی دینے والے ہیں یعنی اُن کے طالبان نے ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم منتخب ہو چکے تو مسجد نبوی کے عام اجلاس میں اعلان فرمایا کہ اگر تم کسی اور کو خلیفہ رسول بنا لو تو میں اسے ترجیح دوں گا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اصحابِ رسول کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا:

''خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہمارے دین کا امام (ہماری نماز کا امام) بنایا ہم نے آپ کو اپنی دنیا کا بھی امام مان لیا۔''

ہم زلف رسول اور نسبتی برادر رسول سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پوتے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر امیر المؤمنین کے طور پر بیعت کر لی گئی مگر چھے ماہ بعد انہوں نے یہ کہہ کر استعفیٰ دے دیا کہ میں اس ذمہ داری کو نبھانے میں مزید سکت نہیں پاتا۔ اہلِ اسلام کسی اہل تر شخص کو اپنا خلیفہ بنا لیں۔ اس سے قبل سیدنا حسن بن سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی بیعت خلافت کوفہ میں ہوئی تھی جبکہ دمشق میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ اسلام تھے۔ نواسۂ رسول سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی صلاحیت اور ذاتی خوبیوں میں کسی کو کلام نہیں تھا مگر اُنہیں اپنی بیعت کرنے والوں، اپنے ہی ماتحتوں سے بھرپور شکوہ تھا۔ آئے روز کے فسادات پر وہ اسی لیے قابو نہ پا سکے تھے کہ اُن کی رعایا اُنہی کے ماتحت لوگ دھوکا فریب سمیت ہر برائی کا مرقع تھے الاّ ماشاء اللہ۔ دوسری طرف امیرِ شام کی خلافت نہایت کامیاب جا رہی تھی۔ نواسۂ رسول نے ایثار کی بلندیوں کو چھوا اور امیرِ شام سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کا اعلان کر کے انہیں تمام عالم اسلام کا متفقہ امیر المؤمنین قرار دے دیا۔ اہلِ اسلام کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تینوں گروہ مبایعین علی، مبایعین معاویہ اور غیر جانب دار اتنے مسرور اور فرحاں نظر آئے کہ اس یادگار کارنامے کو یادگار سال کے طور پر ''عام الجماعۃ'' کا نام دے دیا۔

اسلام قتل و غارت گری اور جنگ کا نام نہیں۔ بلکہ اہلِ اسلام، اہلِ وطن کی حفظ و امان اور چادر و چار دیواری کے تحفظ کا نام ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جس بھی گورنر یا علاقائی حاکم میں کوتاہی پاتے، ذاتی یا عملی یعنی متعلقہ حاکم اگر امن و امان قائم نہ کر سکتا، اس کا کنٹرول اپنے علاقے پر نہ رہتا تو باوجود اس کے تقویٰ و طہارت اور ذاتی خوبیوں کے اُسے ہٹا کر دوسرا حاکم مقرر فرما دیتے۔

حاکم کی ذمہ داری اگر امن و امان نہیں، تحفظ مال و جان نہیں تو پھر وہ کس مرض کا علاج ہے...... خبریں بتانے کے لیے تو کوئی چھوٹا سا بندہ بھی مقرر کیا جا سکتا ہے بلکہ آج کل تو الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا خبر داری کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ داخلی سلامتی کا وزیر صرف خبریں دینے کے لیے نہیں ہوتا، نہ دہشت گردوں کی کمر توڑنے کے جھوٹے دعوے کرنے کے لیے ہوتا ہے بلکہ اُسے تو دہشت گردی کے امکانات ہی ختم کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں نہ تو رئیس الوزراء اُس کو سمجھاتے ہیں نہ وفاق کی علامت صدرِ محترم اُس سے جواب طلبی کرتے ہیں کہ اگر تم گھمسان کی جنگ اور قتل و غارت گری روک نہیں سکتے تو گھر تشریف لے جاؤ۔ بلکہ یہاں تو ایک طرف ان کو عدالت عالیہ سزا نے سنائی چند منٹ بعد صدر محترم نے اپنے خصوصی استثنائی اختیارات کے تحت اس سزا کو ختم فرما کر اُس کو داخلی سلامتی کی ذمہ داری پر بحال کر دیا آج کل حکومت ختم ہونے کے بعد در بدر، خاک بسر چھپتے پھر رہے ہیں۔ اگر ذرا بھی ملک و ملّت اور اسلامیانِ پاکستان کا درد اور اُن کی بھلائی کا احساس ہے تو ایسا وزیر داخلہ لایا جائے جو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کا اہل ہو اور اپنی اہلیت کا اظہار بھی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ قرآن عظیم الشان کا اعلان واجب الاذعان موجود ہے:

''بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں (اور ذمہ داریاں) اہلیت والوں ہی کے سپرد کرو۔'' (القرآن)

☆☆☆

© rasailojaraid.com